

طلاق کی عدت کے بارے میں ایک فتویٰ
الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنی بیوی کو کہا کہ اگر تم کل گھر میں نہ آئی تو **we are finished** اس سے میری نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ اس کو گھر لانے کی تھی یعنی وہ گھر آجائے۔ اور ایک ماہ بعد میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حاملہ تھی تو اس کی عدت کتنی ہوگی۔ اگر ایک طلاق دی ہو تو عدت کتنی ہوگی اور اگر دو دی ہوں تو کتنی ہوگی۔

سائل: ایک بھائی فرام انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

انگلش زبان کا یہ جملہ کہ **we are finished** کنایہ ہے۔ اس جملے سے طلاق اس وقت ہوگی جب طلاق کی نیت سے یہ کہا ہو اور آپ نے صراحت کر دی کہ اس وقت میری نیت طلاق کی نہیں تھی لہذا اس سے تو طلاق نہیں ہوگی۔ اور جو طلاق آپ نے ایک ماہ بعد دی وہ ایک طلاق مانی جائے گی۔ ایسی صورت میں حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَ أَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ - اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل

جَن لیں۔ (سورۃ الطلاق: 4)

اور تنویر الابصار مع درمختار میں ہے۔ **وَفِي حَقِّ الْحَامِلِ مُطْلَقًا وَضَعُ جَمِيعِ حَمْلِهَا** حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔

("الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۲)

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 20-12-2017

QUESTION:

What do the scholars and muftis of the mighty Shari'ah say regarding the following matter: I said to my wife, 'if you do not come home tomorrow, then we are finished'; I did not have the intention of divorce, rather it was to have her return home i.e. so that she return home. Also, after one month I gave her one divorce and she was pregnant at the time, so what will her waiting period ('iddah) be; if I issued one divorce then how long will the 'iddah be, and if I issued two then how long will it be?

Questioner: A brother from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

In the English language, this statement, 'we are finished' is ambiguous (kināyah); the divorce will only take place with this statement if there was an intention of divorce, and you have made it clear that you did not have the intention of divorce at that time, therefore, the divorce will not take place with that. The divorce which you issued after a month will be considered as one divorce; in this situation the 'iddah of a pregnant woman will be until delivery [of the child]. Just as Allāh (Most Majestic) states in the Qurān:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

'As for those who are pregnant, their term shall be until they deliver'

[Sūrah Talāq, Verse 4]

Also, it is mentioned in Tanweer al-Absaar with al-Durr al-Mukhtār:

وَفِي حَقِّ الْحَامِلِ مُطْلَقًا وَضَعُ جَمِيعِ حَمْلِهَا

'The 'iddah of a pregnant woman is until her delivery'

[al-Durr al-Mukhtār, Kitāb al-Talāq, Bāb al-'Iddah, Volume 5, pg 192]

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by Zameer Ahmed